سوال

(419) جانوروں کو خصی کرنے کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیل سانڈ بکرے وغیرہ جو جانور خصی کئے جاتے ہیں ان کی کیا دلیل ہے مسلم وغیر مسلم دونوں خصی کر سکتے ہیں؟ کوئی مسلمان بھی یہ کام کر سکتا ہے وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں اہل علم کے دو متضاد اقوال ہیں۔ ایک گروہ منع کا قائل ہے جب کہ دوسرا گروہ عملی جواز کا قائل ہے اول الذکر طائفہ کے دلائل بالاختصار حسب ذیل ہیں۔

(1) قرآن مجید میں شیطان کا قول ہے:

وَلَءامُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ ... سورة النساء ١١٩

"اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی صورتوں کو بدلتے رہیں۔"

زیر آیت ہذا امام بغوی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مفسرین کی ایک جماعت بشمول عکرمہ کا کہنا ہے مراد اس سے خصی کرنا گوندنا اور کان کاٹنا ہے اور بعض اہل علم نے خصی کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔" (معالم التنزیل 1/482)

نیز حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس سے مقصود جانوروں کا خصی کرنا ہے۔" یہی رائے درج ذیل اسلاف کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عکرمہ ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قتادہ ابو اصلح رحمة اللہ علیہ اور ثوری رحمة اللہ علیہ۔ (1/612)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم گھوٹنے اور جانوروں کو خصی کرنا سختی سے منع فرمایا ہے۔ (رواہ البزار)

امام شوکانی رحمة اللہ علیہ نے اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔

(3)ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماثور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں گایوں بھیڑ بکریوں اور گھوڑوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ افزائش نسل کا دارومدار اسی پر ہے کوئی ۔ بھی مادہ نر کے بغیر اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتی ۔ (شرح معانی الاثار)

(4) "مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے ۔ میں ہے پھر دلیل میں مذکور آیت پیش کی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عدم جواز پر اپنی مروی روایت اور مذکورہ بالا آیت سے استدلال کیا ہے ۔ ان دلائل کے جواب میں ثانی الذکر فریق کا کہنا ہے کہ ۔ فليغيرن خلق الله کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوعاً ثابت نہیں اور جہاں تک سلف کی ایک جماعت کا تعلق ہے کہ اس نے آیت فليغيرن خلق الله سے خصی کرنا سمجھا ہے جب کہ ان کے بالمقابل دوسری جماعت نے خلق الله سے اللہ کا دین مراد لیا ہے چنانچہ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مجاہد قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ اور ضحاک (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس کی تفسیر دین اللہ سے کی ہے اور نظیر میں دوسری آیت لاتبديل لخلق الله پیش کی ہے اور خلق الله کا معنی دین اللہ بتایا ہے یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں قریباً ایسی ہی وضاحت فرمائی ہے جب آیت کی تفسیر میں دونوں قسم کے اقوال ہیں تو فیصلہ حتمی اور یقینی نہ ہوا اور اگر سنت ثابتہ سے کوئی بات ثابت ہو تو انکار کی گنجائش نہ تھی جس کا وجود یہاں ناپید ہے اور طحاوی کی روایت کمزور ناقابل استدلال ہے اس میں راوی عبداللہ بن نافع ہے محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ایک راوی مجہول ہے پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے مرفوع نہیں اگرچہ مسند بزار کی روایت جس کو امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے مطلقاً ممانعت پر دال ہے خواہ (ماکول اللحم) جانور ہو یا (غیر ماکول اللحم) لیکن دیگر مرویات مثلاً ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابودرداء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جواز پر مصرح ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو بڑے فربہ سینگوں والے سفید خصی کردہ دنبے خریدتے ۔ (سنن ابن ماجہ)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید خصی کردہ دنبوں کی قربانی کی ۔

(مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند اسحاق ۔ من راھویہ اور معجم طبرانی)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سفید بڑے سینگوں والے خصی کردہ دنبے لائے اور ان میں ایک کو ذبح کیا فرمایا :

«بسم الله الله اكبر اللهم عن محمد وآل محمد» (مسند ابن ابی شیبہ وغیرہ)

ان میں سے بعض طرق میں اگرچہ عبداللہ بن محمد بن عقیل کی وجہ سے کچھ کلام ہے لیکن علماء کی ایک جماعت نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے جیسے امام محمد اسحاق بن راھویہ حمیدی امام بخاری ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عدی (4) تہذیب میزان اور خلاصہ میں ان ائمہ سے اس کی توثیق منقول ہے علاوہ ازیں عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت کے اور بھی شواہد ہیں جو اس روایت کو تقویت پہنچاتے ہیں ملاحظہ ہو (فتاوی عظیم آبادی)

نیز بعض علماء نے مختلف احادیث میں تطبیق یوں دی ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہو گوشت کو مزید اچھا بنانے کے لیے ان کو خصی کرنا جائز ہے اور جب جانوروں کا کھانا قطعاً ممنوع ہے ان کو خصی کرنا بھی ناجائز ہے متقدمین میں سے طاؤس اور عطاء وغیرہ اور متاخرین کی اکثریت اسی بات کی قائل نظر آتی ہے ۔

فیصلہ :

لہذا ترجیح اسی بات کو ہے کہ (ماکول اللحم) جانوروں کو بوقت ضرورت خصی کرنا جائز ہے اور فاعل کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں کیونکہ عمل ہذا عبادات کی قبیل سے نہیں جس میں اسلام شرط ہو اس لیے مسلم وغیرہ مسلم سب برابر ہیں بالخصوص ایک مسلمان کے لیے عمل خصاء کرنے میں کوئی ممانعت نہیں اصلاً جواز ہے ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص720

محدث فتویٰ